# مذہب ومسلک کا حقیقی عرفان


مفتی محمد شمشاد حسین رضوی

پ‍نسپل مدرسہ شمس العلوم گھنٹہ گھر، +ایوں



*شر

کلک رضا فاؤ+ C

ا+ھیری (ویسٹ) ممبئی ۵۸





سلسلۂ اشا -(نمبر۔۱

| | |
|---|---|
| *م کتاب: | مذہب ومسلک کا حقیقی عرفان |
| مصنف: | مفتی محمد شمشاد حسین رضوی، +ایونی |
| ";M و; M: | مولا* سید محمد ہاشمی رضوی *ظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، ممبئی ۳ |
| کمپوزنگ -: | + &مصنف |
| اشا -(*راول: | رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ/ جولائی ۲۰۱۳ء |
| صفحات: | ۶۴ |
| تعداد: | ۵۰۰۰ |
| قیمت: | ۲۵/روپے |

ملنے کے پتے

☆ انجمن فیضانِ نوری، سمتا نگر، ا+ھیری (ویسٹ) ممبئی ۵۸

☆ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

☆ مولا* عبدالباری رضوی تحسینی، ا+ھیری، ممبئی ۵۸۔ 09821592786

☆ قاری محمد فر+ عالم ز+ی، بنارس۔ 09920776916

☆ کلکِ رضا فاؤ+ C، ا+ھیری ویسٹ، ممبئی ۵۸

یہ کتاب مندرجہ ذیل و_$سا$ پ‍ بھی د7ب ہے۔

www.sunnitableegijamaat.com

www.kilkeraza.org

حضرت مولا* سید محمد ہاشمی رضوی

# ’عرفانِ مذہب ومسلک‘ * می کتابچہ

## غیر شعوری عمل کا نتیجہ ہے

مولا* یٰسین اختر مصباحی کا شمار اہلِ ز*ن وقلم میں ہو* ہے۔ان کا قلم رواں دواں چلتا ہے۔*ر [تسلسل کے سایے میں چلتا ہے اور * ہموار راہوں سے بچتے ہوئے اپنی منزل کی جا $ تیز گامی سے کام 8 ہے۔ان کی تصانیف ا - دونہیں بلکہ ا - درجن سے زائ+ ہیں، جو ا -مخصوص حلقے میں پسند+گی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ابھی حال ہی میں ان کا ا - کتابچہ بنام ’عرفانِ مذہب ومسلک‘ منظر عام پ آ* ہے۔ یہ کتابچہ ۴۸ رصفحات پ مشتمل ہے۔جو بغیر کسی تمہید اور کسی بیانِ ضرورت کے شروع کرد*H ہے۔شا+ اس کی وجہ یہ ہو کہ ان کے سامنے کوئی ڑ اطوفان کھڑا ہو جس کو * لنے کی کوشش میں وہ عجلت پسندی کے شکار ہوگئے۔ اس لیے انہوں نے نہ تمہید کی ضرورت محسوس کی اور نہ ہی ’’بیانِ ضرورت‘‘ کی .....اب سوال یہ پیدا ہو* ہے کہ ’’عرفانِ مذہب ومسلک‘‘ کی *ت کی جارہی ہے یہ ا - ایسا عمل ہے، جس کے لیے ,سوں عرق ر:ی کی جاتی ہے، خون آ - کیا جا* ہے، اس کے بعد ہی اس کا شعور آ* ہے۔ چلتے پھرتے اس کا شعور آجا* ہماری سمجھ سے *لا ہے* پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی یہ کوشش غیر شعوری ہے۔یہ صورت اسی وقت پیدا ہوتی ہے . # ذہن کسی د*ؤ کا شکار ہو جا* ہے۔. # یہ کتابچہ منظر عام پ آ* تو ہمیں حیرت ہوئی کہ موصوف کے قلم فیض رقم سے ’’عرفانِ و مذہب ومسلک‘‘ میں اس قدر شد+ ابہام اور * کام



سیل؟ حیرت ہے! جو کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے۔ یہ مسلک بھی کوئی چیستاں ہے جو سمجھ سے *لا ہے؟ اس کتابچہ میں اس *ت کی کوشش کی گئی ہے کہ اب ہندوستان میں کوئی شخص ’’مسلکِ اعلی حضرت‘‘ نہ لکھے نہ بولے اور نہ کوئی خطیب اپنی تقر میں اس کا استعمال کرے اور نہ کوئی ’’مسلک اعلی حضرت‘‘ کا ہ لگائے، یہ کوشش فکری دیوالیہ پن کا اشاریہ ہے۔اس کے ذریعے جما (کی رگوں میں جو% شیم ڈالنے کی کوشش کی ہے، اسے ان کے :.بہ جنوں سے تعبیر کیا جا* چاہیے۔اسی لیے اس کوشش کے منظر عام پ آتے ہی مخالفت کا *زار /م ہوH۔ سنجیدہ اور مسلک نواز حلقوں میں اضطراب کے گہرے سایے رینگنے لگے۔لوگوں نے اس کے خلاف تا ات پیش کیے۔ کاش اس میں سچائی ہوتی تو مخالفت کا یہ *زار قطعی /م نہ ہو* اور نہ ہی دلوں میں کرب واضطراب کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے۔ ہاں ہاں! مسلکِ اعلی حضرت کی اصطلاح میں ہمارے .ز رگوں کا خونِ جگر شامل ہے۔اسلاف وا کا .و کے *کیزہ :.*ت وخیالات کی خوشبو اس اصطلاح کے حرف حرف سے پھوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔اسی لیے اُس دور کے علماء نے اِس کی مخالفت نہ کی اور نہ اِس دور کے علماء اس کے خلاف چلنے میں اپنی بھلائی تصور کرتے ہیں اور یہ *ت حقیقت ہے کہ ’’مسلک اعلیٰ حضرت‘‘ کی مخالفت آج بھی نہ ہوتی اور نہ کوئی اس کی% أت کرسکتا تھا۔ 1اس کی مخالفت کے پسِ پ دہ *ت ہی کچھ اور ہے؟ کہا جا* ہے اK ان تو بہر حال اK ان ہے، آ%اس کی بھی نفسیات ہے ......جو کسی نہ کسی د*ؤ میں آجاتے ہیں اور پھر مخالفت کے سنگر :ے فضاؤں میں رقص کرنے لگتے ہیں۔ کیسے کیسے افراد اس د*ؤ کے شکار ہو جاتے ہیں؟ عرفان مذہب ومسلک کے مطالعہ سے اس کا ا+ازہ ہو جا* ہے۔ا - طرف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی حقیقت کے جلوے ہیں، اس کی آفاقیت ہے اور دوسری جا $ فکری آوارگی، /وہی عصبیت اور نفسیاتی د*ؤ کے ا+ھیرے ہیں۔اب ہمارے قارM کو یہ فیصلہ 8 ہے کہ

انہیں حقا M وصداقت کا نور چاہیے *فکری آوارگی کی ظلمتیں؟ یہ فیصلہ جلد *زی میں نہ کیا جائے کہ جلد *زی کے فیصلے کسی نتیجے پہ نہیں پہنچتے ہیں اور خاروخش کی ما #اُڑ جاتے ہیں اور اس کے اُڑ جانے کا احساس بھی نہیں ہو* ہے۔اس لیے ہماری اپیل ہے، فیصلہ لیجئے، 1سوچ سمجھ کر فیصلہ e وقت یہ ضرور دیکھنے کی کوشش کیجیے کہ ہمیں جو مشورے دے رہا ہے وہ کون ہے، اس کا علمی قد کتنا بلند ہے اور سماج میں اس کی حیثیت کیا ہے؟ وہ جو راہ دکھا رہا ہے وہ راہ اسلاف وا کا .,کی راہوں سے میل کھاتی ہے *نہیں؟ چو Lہمیں اس راستے کی ضرورت ہے، جس راستے پہ اسلاف وا کا .,کے چمکتے ش کی کہکشاں بکھری ہو۔ہمیں اس راستے کی قطعی ضرورت نہیں ہے جو* ریکیوں کے سمندر میں ہمیں غرق کردے اور دارین کی سرفرازیوں سے بھی ہاتھ دھو* پڑے۔

قار M! مولا* یٰسین اختر مصباحی خود کو دانشور مفکر مد.,اور چوٹی کا قلم کار سمجھتے ہیں، لیکن ''عرفانَ مذہب ومسلک'' کے مطالعہ سے ان کی مد.,انہ ومفکرانہ اور دانشورانہ حیثیت کا کہیں بھی احساس نہ ہوا۔ مولا* موصوف کی کتاب کا بیشتر حصہ سنی سنائی *توں پہ مشتمل ہے اور کتاب کی کچھ عبارتیں ایسی ہیں جو دوسری کتابوں سے من وعن لی گئی ہیں، لیکن موصوف نے حوالہ دینے سے گریز کیوں کیا یہ تو ان کی د*' $ بتائے گی۔ یہ ا -طرح کی علمی خیا' $ بھی ہے اور تحر یِ د *میں غیر دانشمندانہ اقدام بھی۔ موصوف نے ا -جگہ والد ما .,خلیفۂ حضور مفتی اعظم حضور سراج ملت حضرت علامہ الشاہ سید سراج اظہر رضوی نوری مدظلہ النورانی کی تحر یپ اپنی کتاب میں کی ہے اور دعوت اسلامی کے حوالے سے والد ما .,کی ذات پہ انتہائی جارحانہ اور ;دلانہ حملہ کیا ہے، جس سے مولا* موصوف کی ذات خود شریعت کی زد میں آ گئی ہے۔ا /وہ ممبئی آتے ہیں، تو اس سلسلے میں *ضابطہ گفتگو کی جائے گی۔ یہ *ت میں بتادوں کہ والد ما .,صا #جو *ت کہتے ہیں وہ یقیناً شریعت کی روشنی میں کہتے لکھتے ہیں، کسی د* وی مفاد کے خاطر



نہیں۔ان کے دل میں مسلک اعلیٰ حضرت کی جو تصو یہ ہے وہ نہا۔ $ ہی *کیزہ اور صاف ستھری ہے۔یہ اور *ت ہے کہ آپ جیسے بڑے دانشور کو بھلی *ت بھی .,ی معلوم ہوتی ہے اور #ذہن ودماغ بخار زدہ ہو* ہے تو سچائیاں نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہیں صداقت کا نور ^وں سے چھن جا* ہے بلکہ بصارت کے ساتھ بصیرت بھی ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جاتی ہے۔ والد ما .,کے حوالے سے مولا* موصوف نے اپنی کتاب میں جو عبارت کی ہے، وہ ذیل میں 5حظہ کیجیے: ''یہی حال لگ بھگ دعوتِ اسلامی کا بھی ہے کہ یہ صلح کلی تحر یہ-جس کی *گ ڈور مولوی الیاس صا #کے ہاتھ میں ہے۔''

(تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت ص:ا۔سطر ۱/۲)

. #مسلک اعلیٰ حضرت کا ''ہ لگتا ہے، تو مولا* یٰسین اختر مصباحی کے دل پہ سا' $لوٹنے لگتا ہے، %مسلک اعلیٰ حضرت سے ان کو اس قدر بیر کیوں ہے؟ اور مسلک اعلیٰ حضرت کو فرضی مسلک قرار د'ہے ہے۔ جب #کہ **حضور تاج الشریعہ مسلک اعلیٰ حضرت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''پوری دنیا میں اگر ایک شخص مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہے تو وہی جماعت ہے اور وہی سواد اعظم ہے۔''**

محافظ مسلک اعلیٰ حضرت سید العلما کا شعر مسلک اعلیٰ حضرت کے تعلق سے 5حظہ ہو۔

حفظ *موسِ رسا ﷺ کا جو ذمہ دار ہے
*الٰہی مسلکِ احمد رضا خاں ز+ہ *د

لگے ہاتھوں حضور احسن العلماء کا فرمان بھی سن لیں۔فرماتے ہیں: ''میرا جو مر+مسلکِ اعلیٰ حضرت سے ہٹ جائے میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں۔'' اس طرح کے درجنوں نہیں سیکڑوں مشائخ کے ارشادات مسلکِ اعلیٰ حضرت کے تعلق سے ملتے ہیں۔مسلک اعلیٰ حضرت کو فرضی مسلک قرار دیتے وقت کم از کم آپ کو ان مشائخ کے ارشادات واقوال پہ ا - ^ڈال 8چاہیے۔اس سلسلے میں خود حضور حافظ ملت کو*د

کر e تو آپ کو صراطِ مستقیم مل جا* ، اَ / یہ فرضی * مزعومہ مسلک ہو* تو حضور حافظ ملت جامعہ اشرفیہ کے دستور اساسی میں اسے قطعی شامل نہ فرماتے، **مجھے حیرت ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کو فرضی مسلک قرار دیتے وقت آپ کی غیرت ایمانی نے احتجاج کیوں نہیں** کیا؟ مجھے یقین ہے کہ آپ کی اس مجرمانہ حر کو حضور حافظ ملت کبھی معاف نہ فرما N گے۔ آپ مسلک اعلیٰ حضرت اور مر / اہلسنت ~ شریف کے خلاف اَ / اسی طرح تحر - تے رہے تو ضرور اس کی سزا مع ذر $ آپ کو د * میں بھی ملے گی اور آ% ت میں بھی، ا ء اللہ تعالیٰ۔ آپ نے ''عرفان مذہب ومسلک'' میں جس خبیث فکر کو اُ جا / اور عام کرنے کی ** ک کوشش کی ہے، اس پہ بہت جلد ہمارا تفصیلی مقالہ آرہا ہے، آپ انتظار کیجیے۔ آپ نے ''عرفان مذہب ومسلک'' میں مسلک اعلیٰ حضرت کے وفاداروں کو دھمکی بھی دی ہے، لیکن میں آپ کو * ور کرادوں کے مسلک رضا پہ کام کرنے والوں کو آپ قطعی تنہا نہ سمجھیں، ان کے ساتھ کوئی ہو* نہ ہو رضا و مفتی اعظم کا فیضان ہر لمحہ شر - حال ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ دھمکی آپ نے پورے ہوش وحواس میں دی ہے۔ آپ ممبئی تشریف لا N گے تو نوجوانوں کی ا - ٹیم اس سلسلے میں آپ سے سوالات کرے گی۔ جس میں & سے اہم سوال یہ ہوگا **کہ مسلک اعلیٰ حضرت جو حقیقت میں مسلک اہلسنّت وجماعت** ہے، اسے فرضی * . $ کیجیے؟ ورنہ شرعی نتیجہ بھگتنے کے لیے تیار رہیں۔

ز کتابچہ ''مذہب ومسلک کا حقیقی عرفان'' آپ کے مبہم سوالوں کا اجمالی جواب ہے۔ ان شاء اللہ اس کا تفصیلی جواب چھ سو سے زائ+ صفحات پہ مشتمل بہت جلد قار M کے ہاتھوں میں ہوگا۔ حضرت علامہ مفتی محمد شمشاد حسین رضوی علمی د * کا ا - معتبر * م ہے، اہل علم اور مسلک نوازوں کا حلقہ انہیں انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے، ابھی حال ہی میں مسلک اعلیٰ حضرت کے حوالے سے ان کی ا - علمی، تحقیقی اور معلوماتی کتاب ''مسلک اعلیٰ حضرت منظر اور پس منظر'' منظر عام پہ آئی ہے، جو عوام وخواص میں بے حد مقبول ہوئی



چھ ماہ کے ان+ ر پہلا ا C ختم ہو H ، دوسرے ا C کی تیاری جاری ہے، کتاب کی تقدیم صحافی عصر حضرت مولا * رحمت اللہ صدیقی نے لکھی ہے جو پڑھنے سے تعلق ر b ہے۔

حضرت مفتی محمد شمشاد حسین رضوی اپنے علمی کار * موں کی C د پہ اعلیٰ سے اعلیٰ ایوارڈ کے مستحق ہیں اور ا ء اللہ یہ کام جلد ہوگا۔

مذہب ومسلک کا حقیقی عرفان قار M کے ہاتھوں کی ز M ہے اس کے مطالعہ کے بعد اپنی رائے ضرور ضرور ارسال کریں۔ آپ کی مثبت ومنفی دونوں قسم کی رائے قبول کی جائے گی اور ضرورت پڑی تو دوسرے ا C میں شامل اشا - (ہوگی۔

اخیر میں یہ عرض کردوں کہ ا - سکہ کے دو رُخ ہوتے ہیں، اس کا صحیح عرفان حاصل کر * ہو تو مولا * یٰسین اختر مصباحی کی کتاب ز+ گی کا ورق اُلٹیے، ا - طرف ان کے قلم کی لطافت وطہارت کا یہ عالم کہ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی المولیٰ تعالیٰ کی ں کے اعتراف میں کئی معتبر کتابیں لکھ کر د * ئے سنیت سے وقار کا تمغہ حاصل کیا اور دوسری طرف اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت سے صرف کد ہی نہیں بلکہ جو ٹیم اس کی مخالفت میں اپنے قلم کی ساری توا * ئی ضائع کر رہی ہے۔ اس کی قیادت وسر. ا ہی کو مولا * موصوف اپنے لیے ت % وی تصور کرتے ہیں۔

رب کائنات ہمیں اعلیٰ سے اعلیٰ فکر و آگہی کی دو -) سے مالا مال کرے اور آج کل کے فرضی قلم کاروں کے شر سے محفوظ ومامون رکھے۔ آمین..... ^‡‡m n ‡ ‡Ħ‡ ] h

- n j ] Ø ] n´ n ] n ^r e

فقیر سید محمد ہاشمی رضوی

* ظم اعلیٰ دارلعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

مورخہ ۲۲ / رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ م ۱ / اگست ۲۰۱۳ء

اور ماضی میں اس کا کوئی وجود نہیں یہ کوئی *اعتراض نہیں ہے اس قسم کے اعتراضات ہر
دور میں ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے اس سے گھبرا*نہیں چاہیئے بلکہ نہا۔ $
سنجیدگی سے اس کا جواب دینا چاہیے دیکھیے۔ #''تصوف'' کی اصطلاح پہلے پہل وجود
میں آئی تو اس کے مخالفین نے ''تصوف'' کے *رے میں یہ اعتراض کیا ''تصوف'' بھی
*ہے اور عجمی ہے ایسے ہی لوگوں سے مجھے کہنا ہے اصطلاح اَ /چہ حال کی پیداوار ہوتی
ہے 1اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نئی ہے اور ماضی میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے ہاں ماضی
میں اس کا وجود ہو* ہے یہ اور *ت ہے کہ ماضی میں اس کا وہ *م نہیں ہو* ہے اسی
''مسلک اعلیٰ حضرت'' کو لیجئے اَ /چہ اس کا وجود سو۱۰۰ سال کے ا+را+رہوا ہے اس
کے *وجود یہ *مسلک نہیں ہے اس لیے کہ اس کا رشتہ ماضی سے%اہوا ہے یہ اور *ت
ہے کہ اس کا *م وہ نہیں تھا جو اس وقت ہے۔

## مسلک اعلی حضرت کا پہلا تصور

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری ,.کاتی قدس سرہ کے پیر و مرشد حضرت سیدی
حضرت آلِ رسول احمدی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

''مجھے ,.ڑی فکر تھی کہ ,.وز حشر اَ /احکم الحکمین نے سوال فرما*.... کہ
اے آل رسول! تو د*سے میرے لیے کیا لا*ہے؟ تو میں کیا پیش
کروں گا؟ 1۔ اکا شکر ہے اب وہ فکر دور ہوگئی اب ۔اا /پوچھے گا
تو میں ''مولا*احمد رضا'' کو پیش کر دوں گا۔''

(مسلک اعلیٰ حضرت......منظر پسِ منظر ص ۳۵۳)

حضور سیدی آل رسول احمدی علیہ الرحمہ کا یہ قول کس قدر مبارک ہے؟ کتنا
حسین اور کتنا شگفتہ ہے؟ یہ ہرا_ -کے ذوق عرفاں ,پر موقوف ہے کہ کون کتنا سمجھتا ہے؟
اور کیا سمجھتا ہے یہاں سمجھنے والوں کی کمی نہیں ہے ا_ -*ت ہوتی ہے اور ہزاروں منہ



ہوتے ہیں کوئی کچھ کہتا ہے اور کسی کا ^یہ کچھ اور ہی ہو* ہے 1اس قول کا صحیح عرفان یہ
ہے کہ اللہ تعالی بندوں کے نیک عمل کو پسند فرما* ہے علمی دینی اور فقہی بصیرت کو پسند
فرما* ہے تعلیمی اصول اور ^*ت کو قبول فرما* ہے اس *رگاہ میں تو مند جسم نہیں دیکھا
جا* ہے اور نہ ہی خوبصورت کپڑے دیکھے جاتے ہیں بلکہ وہ تقوی دیکھتا ہے دلوں کی
کیفیات دیکھتا ہے اس لیے ''احمد رضا'' کو پیش کر دینے کا مطلب ان کی مذہبی
تعلیمات، ارشادات اور ہدا*ت ہیں ان تمام چیزوں ,پر اَ /چہ اس وقت ''مسلکِ اعلیٰ
حضرت'' کا اطلاق نہیں ہو* تھا 1اس کا خاکہ تو پہلے تھا اس کا تصور اس کے اطلاق سے
پہلے ہی موجود تھا اللہ تعالی کی *رگاہ میں امام احمد رضا کی شخصیت *ان کی ذات پیش نہیں
کی جائے گی بلکہ وہ تمام چیزیں اور اشیاء پیش کی جا N گی جن ,پر آج ''مسلکِ اعلیٰ
حضرت'' کا اطلاق کیا جا رہا ہے حضور سیدی آل رسول امام احمد رضا کی علمی بصیرت و
قیادت سے خوش تھے۔ اسی لیے انہوں نے اپنے مر+خاص امام احمد رضا کو ۔ اکی *رگاہ
میں پیش کر د*اس کے علاوہ پیش کرنے کا اور کیا مقصد ہوسکتا ہے اَ /کسی کی نگاہ میں ہے
تو اہلِ علم اس کی وضا #کریں۔ اس لیے جا سکتا ہے کہ ''مسلک اعلی حضرت'' کا &
سے پہلا تصور خود ان کے شیخ طر g نے پیش کیا حضور سیدی الشاہ آل رسول احمدی
علیہ الرحمہ کے مذکور*لا قول کا یہ صحیح عرفاں ہے۔ #انہوں نے ۔ اکی *رگاہ میں پیش کر
ہی د*تو پھر اس کی قبولیت میں کیا کسی کو شک ہوسکتا ہے۔

مسلک اعلی حضرت کا دوسرا تصور:

مسلک اعلی حضرت کا ا_ -دوسرا تصور ہے جو پہلے تصور سے کچھ ز*œ*ں
ہے نہ صرف œ*ں ہے بلکہ یہ ز+ہ، فعال اور متحرک ہے..... یہ *ت کسی سے ڈھکی چھپی
نہیں ہے کہ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلیٰ حضرت امام احمد
رضا کے لیے ارشاد فرما* ''چشم و%اغ خا+ان ,.کات اس سے نہ صرف اس خا+ان

مولانا یٰس اختر مصباحی کی کتاب "عرفان مذہب ومسلک" کا انتہائی سنجیدہ جواب
آئینہ صلح کلّیت
مولانا انیس عالم سیوانی
حسب فرمائش
مولانا سید محمد ہاشمی رضوی
ناشر
بزم رضائے خواجہ کلمبولی نیو ممبئی

نام کتاب : آئینۂ صلح کلیت

تالیف : مولانا انیس عالم سیوانی

کمپوزر : مولانا ارشاد حقانی

سیٹنگ : مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر، پھول گلی، ممبئی ۳

اشاعت اول: ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ مطابق اکتوبر ۲۰۱۳ء

اشاعت دوم : محرم الحرام ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۳ء (تعداد ۵۰۰۰)

اشاعت سوم : محرم الحرام ۱۴۳۵ھ مطابق نومبر ۲۰۱۳ء (تعداد ۱۱۰۰)

ناشر : بزم رضائے خواجہ، کلمبولی، نیو ممبئی

قیمت : ۱۰۰ روپے

---ملنے کے پتے---

مکتبہ الحجاز ہرن پارک چوک لکھنؤ

رضا دار المطالعہ، سیتامڑھی، بہار

دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

ادارہ لوح وقلم، رضا منزل، نسعد پورہ، مظفر پور، بہار

جامعہ قادریہ، مقصود پور، مظفر پور، بہار

فیضی کتاب گھر، بھسول چوک، سیتامڑھی، بہار

رضا فاؤنڈیشن، اندھیری، ویسٹ، ممبئی ۵۸

کتب خانہ امجدیہ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

www.sunnitableegijamaat.com



# مشمولات

# اھداء

صدر الشریعہ علامہ حکیم امجد علی اعظمی

جن کے احسان تلے اہل مدرسہ کی گردنیں خم ہیں۔

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت مولانا عبد العزیز مراد آبادی بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

اور

## آپ کے مخلص، وفادار تلامذہ کے نام

جنہوں نے حق سے باطل کو جدا کیا، بد مذہبیت، صلح کلیت اور لا دینیت کے قلعہ قمع کیے، باطل کو بے نقاب کیا، اسلاف کے میراث کی حفاظت میں تن من دھن کی قربانیاں پیش کیں۔

## جنہیں دنیا

علامہ حافظ عبد الرؤف بلیاوی، علامہ ارشد القادری، مفتی عبد المنان اعظمی، مفتی محمد شریف الحق امجدی، مفتی بدر الدین احمد رضوی، علامہ مشاہد رضا خاں، قاضی محمد شفیع صاحب مبارکپوری، قاری محمد یحییٰ مبارکپوری، علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری

کے نام سے یاد کرتی ہے۔

# حرفِ آغاز

وہ زبان لفظ کے خنجر سے قلم کر دوں گا — جو بھی اسلاف کے کردار پہ تنقید کرے

زیرِ نظر رسالہ "آئینہ جیبی کیسٹ" ان حضرات کی خدمت میں پیش ہے جو پچھلے آٹھ دس سالوں سے کھلم کھلا اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ مسلمانانِ اہلسنت اور بدمذہب فرقوں (وہابیہ، دیابنہ، قادیانیہ، روافض وغیرہ) کے درمیان دوریاں اور نفرتیں کم ہو جائیں۔ تمام مسلمان سب لوگ متحد ہو جائیں، مشترکہ جلسے جلوس ہوں بلکہ خدائی کے نام پر اتحاد قائم ہو۔ ظاہر ہے یہ منصوبہ اور کوششیں کتنی خطرناک اور مضرت رساں ہیں اہل علم و فہم سے مخفی نہیں۔

ابتداءً اس طرح کی حرکتیں مولانا عبید اللہ اعظمی، مولانا ادریس بستوی نائب ناظم جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی طرف سے سرزد ہوئیں، علماء کی اکثریت نے اسے ناپسند کیا، بعض حضرات نے اس کے روک تھام کی سعی بھی کی لیکن اللہ توفیق نہ دے تو بندے کو ہدایت نہیں مل سکتی، اس میں سب سے بڑا دخل جامعہ اشرفیہ کے ذمہ داروں کا رہا کہ مذکورہ افراد کی علانیہ جماعت مخالف سرگرمیوں کے باوجود وہ ان سے رشتہ داری نبھاتے رہے، اپنے اسٹیج پر بلاتے رہے، جامعہ کے ذمہ داروں کا یہ غیر شرعی طرز عمل جلتے پر تیل کا کام کیا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بدمذہبوں سے اختلاط اور رواداری کا عمل روز بروز ترقی کرتا رہا، یہاں تک تو معاملہ بایں طور رہا کہ یہ بے عمل لوگ ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے لیکن معاملہ اس وقت طشت از بام ہوا جب فتنوں کا ظہور "جام نور" کی شکل میں ہوا۔ جتنے بد عمل غیر محتاط، آزاد خیال اور مذہب و مسلک بیزار لوگ تھے بالخصوص وہ لوگ جن کے دلوں میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



سے بغض و حسد تھا وہ سب کے سب جام نور کے پلیٹ فارم سے میدان میں اتر پڑے، شروع شروع میں ایسا لگا کہ یہ چند شرپسند عناصر کی ناتجربہ کاری یا ہوس دنیا ہے لیکن اس گمراہ کن تحریک کی روک تھام کے لئے جماعت کے بعض حساس بیدار مغز مخلص، معتمد علماء اور اہل علم نے غلط فہمیوں اور شرارت آمیز حرکتوں پر تنبیہ کی کوشش کی تو راز کھلا کہ یہ انتشار و فساد پھیلانے والی تحریریں اور تقریریں، عاقبت نااندیشوں کی ناتجربہ کاری یا ان کی فتنہ پرور ذہنیت ہی کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک مکمل سازش ہے اور جماعت کے اندر ہیجانی کیفیت پیدا کرنے کی ناپاک کوشش بعض تجربہ کار، جہاں دیدہ، مذہب و مسلک بیزار اور آزاد خیال بزرگوں کی کارستانی کا ثمرہ ہے۔

اہل علم خوب جانتے ہیں کہ گمراہ اور بدمذہب جماعتوں سے اہلسنت کا کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے بلکہ ان لامذہب اور بددین جماعتوں سے اختلاف کا اصل سبب ان کی خدا و رسول اور صحابہ و اہلبیت کرام کی شان میں اہانتیں ہیں، موجودہ زمانے کے فتنوں میں ایک بڑا فتنہ، فتنۂ وہابیت و دیوبندیت ہے۔ جس کا آغاز ہندوستان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے خدا رسیدہ بزرگ کے گھرانے سے ان کے پوتا شاہ اسمٰعیل دہلوی نے کیا، اس فتنے کی سرکوبی میں علامہ فضل حق خیرآبادی، علامہ خیر الدین، علامہ فضل رسول بدایونی، شاہ موسیٰ، شاہ مخصوص اللہ دہلوی جیسے بزرگوں نے حصہ لیا، اس فتنۂ نجدیہ غیر مرضیہ کو دفن کرنے میں سب سے بڑا کردار امام اہلسنت فخر زمین و زمن شیخ الاسلام والمسلمین مجدد الملۃ فی الارضین سیدنا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے ادا کیا۔ اس گمراہ جماعت اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والی دوسری جماعتوں کا فاضل بریلوی نے سر قلم کر کے رکھ دیا۔ بر صغیر میں کوئی شریف آدمی اپنے کو وہابی نہیں کہہ سکتا، اعلیٰ حضرت نے ایسا انقلاب لایا کہ آج تک کسی دیوبندی، وہابی کو جرأت نہیں ہو سکی کہ وہ وہابی ہوتے ہوئے اپنے آپ کو وہابی کہہ

سکے۔ اس لئے کہ وہابی دیوبندی ایک طرح سے گالی سمجھا جانے لگا۔

وہابیوں نے جب دیکھا کہ عام مسلمانوں کو وہابی بنانا براہ راست بڑا مشکل ہو گیا تو انہوں نے ایک نئی چال چلی کہ نظریاتی اختلافات اپنی جگہ لیکن عام مسلمان ہم سب کو ایک ہو جانا چاہئے۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ بہرصورت فائدہ بدمذہب گروہوں کا ہی ہونا ہے، عام مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے کبھی نصاب تعلیم کے نام پر کبھی اصلاح معاشرہ کے نام پر کبھی روزہ نماز کے نام پر کبھی مسلم پرسنل لاء کے نام پر اور ادھر چند سالوں سے بہت سارے غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے سبب گرفتاریاں عمل میں آئیں تو دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ آواز اٹھائی گئی کہ حکومتیں بے قصور مسلمانوں کو دہشت گردی کے نام پر پھنسا رہی ہیں۔ بالکل ایسا ہے کہ بہت سارے بے قصور مسلمان جیلوں میں بند ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں دہشت گردوں کی جتنی جماعتیں ہیں وہ سب روافض وخوارج کی ہیں۔ اتحاد واتفاق کے ان تمام نعروں کے پس پردہ بس ایک سبب کارفرما ہے کہ کسی بھی طرح عام لوگ دیوبندیت وہابیت کے بہکاوے میں آسکیں، ان پروپیگنڈوں سے عام مسلمان تو بہت زیادہ متاثر نہیں ہوا اس لئے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ وہ قوم جو خدا اور رسول کی اہانت کی مرتکب ہے اس سے راہ ورسم بنانا دین ودنیا دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس پروپیگنڈہ سے بعض نوجوان علماء اور مرعوب ذہن، بزدل قسم کے دانشور سمجھے جانے والے مولوی اور صحافی اس بلائے عظیم میں گرفتار ہو گئے، کسی نے اپنی بداعمالیوں کو ضرورت وحاجت بتایا کسی نے خدا اور رسول کے دشمنوں سے اتحاد کو مصلحت وقت سے تعبیر کیا، کسی نے کہا کہ ہر بات میں مسلک کی لڑائی کو نہیں داخل کرنا چاہئے، کسی نے کہا کہ ہر جگہ اعلیٰ حضرت کے نام کا نعرہ نہیں لگنا چاہئے، کسی نے کہا کہ اب ہم سب کو مل کر اصلاح معاشرہ کے لئے کام کرنا چاہئے، ہر



جگہ سنی دیوبندی کے بارے میں تقریر وبیان سے گریز کرنا چاہئے، اس طرح کی باتیں تحریری شکل میں عام کی جا رہی ہیں، اس کا صاف مقصد یہ ہے کہ جماعت اہلسنت میں انتشار ہو، اختلاف ہو اور اس کے پس پردہ کچھ لوگوں کی روزی روٹی چلتی رہے۔

انہیں نظریات وافکار کے ارسال وترسیل کے لئے ایک کتابچہ بڑے زور وشور سے ملک کے گوشے گوشے میں پہونچایا گیا جس کا نام "عرفان مذہب ومسلک ہے" لیکن حقیقت میں اس کا مذہب ومسلک سے کوئی تعلق نہیں بلکہ حقیقتاً یہ عرفان صلح کلیت وبدمذہبیت ہے اس کتابچہ کے مصنف جناب مولانا یٰسین اختر مصباحی ندوی ہیں، جو ہمیشہ سے ہی گول مول باتیں کرنے کے عادی رہے، مسلکی تصلب عملاً ان میں کبھی نہیں رہا، وہ مصباحیت کے پردے میں ہمیشہ ندویت کو چھپائے رہے، جناب مصنف اگرچہ اشرفیہ مبارکپور کے فارغ التحصیل ہیں لیکن ان کے دل ودماغ پر اشرفیہ کے بانی شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں یا اشرفیہ کو پروان چڑھا کر جامعہ اشرفیہ کی شکل دینے والے حافظ ملت کے دین ومسلک کا دور دور تک اثر نہیں ہے، بلکہ وہ دو سال جو ندوۃ العلماء میں انہوں نے گزارے اس نے ان سب پر پانی پھیر دیا، یہی سبب ہے کہ مصباحی صاحب مسلکی تصلب اور جماعتی تشخص کے سخت خلاف ہیں۔ ان کا تصنیف کردہ کتابچہ ان کے ذہن وفکر کا آئینہ دار ہے، اس کتابچہ کے ذریعہ مدارس کے نو عمر طلبہ، نوجوان فارغین اور اہل ثروت دنیا داروں کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس کتابچہ کی اہمیت اور در پردہ سازش کا اندازہ لگانے کے لئے اتنا کافی ہے کہ شہزادۂ حافظ ملت مولانا عبدالحفیظ صاحب، اشرفیہ کے سب سے معروف ترین صدر المدرسین مولانا محمد احمد مصباحی صاحب جیسے ذمہ دار حضرات میلاد وفاتحہ کی تقریبات میں مذکورہ کتابچہ تقسیم کرتے دیکھے گئے، ان ذمہ داروں کو کبھی یہ توفیق نہیں ملی کہ بانی جامعہ اشرفیہ حضور حافظ ملت کی تصنیف "الارشاد" جسے آپ نے مسلم لیگ کی حمایت کرنے والے علماء ومشائخ کے رد میں

# عِرفانِ مذہب ومَسلک

سَوادِ اعظم اہلِ سُنّت وجماعت کے مذہبِ قوِیم وصراطِ مستقیم کے تابندہ نقوش

طبعِ جدید مع اضافۂ مُفید


تالِیف

**یٰسٓ اختر مصباحی**

دارُ القلم، ذاکر نگر، نئی دہلی

09350902937



طابع وناشر

دارُالقلم-66/92 قادری مسجد روڈ، ذاکرنگر (جوگا بائی ایکسٹینشن)

اوکھلا، نئی دہلی - 110025 (انڈیا)

فون: 011-26986872


## تفصیلات




| | |
|---|---|
| نام کتاب | عِرفانِ مذہب ومَسلک |
| مؤلّف | یٰسٓ اختر مصباحی |
| زیر اہتمام | دارُالقلم، ذاکرنگر، دہلی |
| طبعِ اول | شعبان ۱۴۳۴ھ جون ۲۰۱۳ء |
| مختلف مقامات سے متعدد ایڈیشن کے بعد | |
| طبعِ جدید مع اِضافۂ مُفید (طبعِ اول) | ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ/ستمبر ۲۰۱۳ء |
| طبعِ جدید مع اِضافۂ مُفید (طبعِ دوم) | جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/مارچ ۲۰۱۴ء |
| صفحات | تین سو چار (۳۰۴) |
| تعدادِ اِشاعت | اِکیس سو (2100) |
| قیمت | سو روپے (=/100) |
| فہرست کتاب کے لیے ملاحظہ ہو | ص ۳۰۰ تا ۳۰۴ |


### انتباہِ ضروری

دہلی، بمبئی، کلکتہ، لکھنؤ سے جون ۲۰۱۳ء میں ”عرفان مذہب ومسلک“ کی متعدد اِشاعتیں ہوئیں۔ علاوہ ازیں ماہنامہ کنز الایمان دہلی و ماہنامہ جامِ نور دہلی و سالنامہ ”کاروانِ رئیس القلم“ دہلی نے بھی اسے مکمل شائع کیا۔ اضافہ شدہ ایڈیشن ماہِ ستمبر ۲۰۱۳ء میں دہلی اور نومبر ۲۰۱۳ء میں کان پور (یوپی) سے شائع ہونے کے بعد اب اضافۂ مزید کے ساتھ مارچ ۲۰۱۴ء میں اسے دہلی سے شائع کیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ پہلے ایڈیشن کا مَتن، بعد کے ہر ایڈیشن میں باقی رکھا گیا ہے۔ صرف توضیح وتشریح کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مصباحی


طابع وناشر

دارُالقلم-66/92 قادری مسجد روڈ، ذاکرنگر (جوگا بائی ایکسٹینشن)

اوکھلا، نئی دہلی - 110025 (انڈیا)

فون: 011-26986872

پیدا کیا جائے۔

جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ شعوری اور غیر شعوری طور پر اسلاف و اکابرِ اسلام کے مَحاسِن وفضائل کو اپنے اندر جذب کر لینے کا فطری عمل، خود اِنھیں بہت سے اوصاف ومَحامِد سے مُتّصِف کرکے اِنھیں علمی وعملی بلندیوں سے ہم کنار کردے گا۔ اور یہ صِرف اپنے ہم عصروں کے لئے نہیں بلکہ اپنے بعد والوں کے لئے بھی ایک بہترین نمونۂ علم وعمل اور پیکرِ اخلاق وکردار بَن کر اپنی امانت ووراثت کو آنے والی نسل تک منتقل کرتے رہیں گے۔

اِس سلسلے میں عصری اسلوب سے ہم آہنگ لِٹریچرس، توسیعی خطابات، سَمَرْ کِلاسِز، سمینار اور انعامی مقابلے، نہایت مؤثر ومفید کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اور جہاں جس طرح ممکن ہو اِن کے ذریعہ طلبہ کی ذِہنی صلاحیت کی نشو ونما اور فکری بیداری کا ماحول بنا کر طلبہ کے مستقبل اور اِن کی شخصیت کی تعمیر بہت آسانی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** ہم "سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت" ہیں اور قرآن وحدیث میں صراحۃً، مومن ومسلم کے ہمارے مَنصوص ناموں کے بعد، حدیثِ نبوی **عَلٰی صَاحِبِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام** سے ماخوذ ومُستنبط یہ نام "سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت" صدیوں سے ہمارے اسلاف واکابرِ اسلام اپنی تحریر وبیان کے ذریعہ استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔

جو مسلمان، اِعتقاداً ماتُریدی یا اَشعری ہیں۔ فقہی مذاہبِ اربعہ میں سے کسی ایک کے مقلِّد حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہیں۔ اور کسی صحیح سلسلۂ طریقت سے وابستہ قادری یا چشتی یا نقشبندی یا سہروردی یا رِفاعی یا شاذلی وغیرہ ہیں۔ وہ سب سَوادِ اعظم میں داخل اور اُس کے مختلف طبقات ومسالک میں شامل ہیں۔

اِسی طرح وہ عامّۂ مسلمین جو کسی سلسلۂ طریقت سے وابستہ نہیں مگر صحیحُ الاعتقاد ہیں وہ بھی سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کا حصہ اور اُس کے نہایت قابلِ قدر اَفراد ہیں۔

یہ مبارک ومسعود اِصطلاحی نام "سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت" ہم سے ہر لمحہ اِس بات کا متقاضی ہے کہ سُنَّتِ نبوی وجماعتِ مبارکہ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت سے ہر لحظہ وہر آن،



پورے طور پر وابستہ رہ کر ہم اپنی زندگی گذاریں اور دوسروں کو بھی ہمیشہ اسی کی پیروی اور اِتباع کی دعوت دیتے رہیں کہ اِسی میں اور اسی کے ساتھ **اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اور اس کے پیارے رسول **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** کی وہ رضا وخوشنودی ہے جو فلاحِ دارَین اور سعادتِ کونَین سے ہمیں مالا مال اور سرفراز کردے گی۔

اِس جماعتِ مبارکہ "سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت" سے مُنحرِف جتنے بھی فِرَق واَحزاب، اور جو بھی عقائد واَفکارِ باطلہ اِس دنیا کے کسی گوشے میں موجود ہیں اُن سے دور ونفور رہنے میں ہی ہماری کامیابی اور بھلائی ہے۔

ہماری مسلسل اور ہمہ وقتی ذِمَّہ داری یہ بھی ہے کہ مسلم معاشرے کو فِرَقِ باطلہ کی ہر سازش وکوشش سے محفوظ رکھ کر ہر پیدا شدہ فتنہ کو ناکام ونامُراد بنانے کے ساتھ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کی ہمہ جہت رہنمائی اور ہدایت وقیادت کا بھی فریضہ انجام دیتے رہیں تا کہ ہمارے افراد اپنے مذہب ومسلک سے منسلک ومطمئن ومُستقیم رہنے کے ساتھ کسی دوسرے خیمے کا کبھی رُخ ہی نہ کرسکیں۔

سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت اگرچہ ہر دَور میں کثیرُ التَّعداد رہے ہیں لیکن سَوادِ اعظم ہونے کا اصل پیمانہ، کثرت وقِلَّتِ تعداد نہیں بلکہ اِتباعِ حق وہدایت ہے۔ اور اہلِ حق وہدایت ہی ہمیشہ سَوادِ اعظم رہیں گے۔ خواہ وہ کسی دَور میں قلیلُ التَّعداد کیوں نہ ہوجائیں۔

یہاں یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کے کسی باہمی فرعی اختلاف کے موقع پر یہ کہنا غلط اور بالکل غلط ہوگا کہ: اگر چند افراد بھی حق پر ہوں تو وہی سَوادِ اعظم ہیں۔"
ہاں! اہلِ باطل کے بِالمقابل یہ کہنا صحیح اور بالکل صحیح ہوگا۔ کیوں کہ جو اہلِ باطل کسی دَور میں بھی اہلِ سُنَّت کے عقائدِ قطعیہ اِجماعیہ کے مخالف ہیں وہ سَوادِ اعظم میں داخل ہی نہیں ہیں۔ اور جو اہلِ سُنَّت واہلِ حق جُملہ عقائدِ قطعیہ اِجماعیہ میں متفق ومتحِد ہیں وہ سَوادِ اعظم میں داخل ہیں اور کسی اَمرِ فرعی میں ان کا کوئی اختلاف، اُن میں سے کسی کو بھی سَوادِ اعظم سے خارج کرنے کا باعث ہو ہی نہیں ہوسکتا ہے۔ **فَافْھَمْ وَتَدَبَّرْ۔**

اہلِ سُنَّت وجماعت کے جُملہ طبقات ومسالک "سَوادِ اعظم" میں شامل ہیں۔ اور اہلِ سُنَّت

وجماعت ہی سَوادِاعظم ہیں۔ چنانچہ امام المُحدّثین، شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی (وصال ۱۰۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

وبالجُملہ سَوادِاعظم، در دینِ اسلام، مذہبِ اہلِ سُنَّت و جماعت است۔"

(ص ۱۵۲۔ اَشِعَّۃُ اللَّمعات۔ بابُ الِاعتِصام)

ترجمہ:۔ دینِ اسلام میں مذہب اہلِ سُنَّت و جماعت ہی سَوادِاعظم ہے۔"

سیفُ اللہ المسلول، علاّمہ فضلِ رسول عثمانی بدایونی (وصال ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء) ارشاد فرماتے ہیں:

اور وہ سَوادِاعظم، عقائد میں اَشعَری، ماتُرِیدی اور فقہ میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہیں۔ جو ان کے سِوا ہے وہ جماعت سے خارج اور سَوادِاعظم کا تارک اور دین کا مارِق ہے۔"

(ص ۱۰۔ سیفُ الجبار۔ موٴلّفہ علاّمہ فضلِ رسول عثمانی بدایونی۔ مطبوعہ بدایوں)

شرعی اصول وضوابط کے اِلتزام کے ساتھ حالاتِ زمانہ کی رعایت صرف فقہی احکام ومسائل کے لئے مختص نہیں بلکہ دعوتی واصلاحی اُمور ومعاملات میں بھی اُن کی رِعایت، ضروری ہے۔ جس کی تلقین وہدایت قرآن حکیم میں اِس طرح فرمائی گئی ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ (سورۂ نحل۔ آیت ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اُس طریقے پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔"

سامع ومخاطَب کے مزاج ومعیار کو مَدِّنظر رکھ کر تدبیر ومصلحت ونصیحت و خیرخواہی کے ساتھ دعوت وتبلیغ واصلاح اور وعظ وبیان کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ دعوتِ حکمت وموعظت کے بیان کردہ طرز وطریق سے کوئی سروکار ہی نہ ہو اور بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف جَادِلْھُمْ پر کوئی شخص کمربستہ ہو۔

کتبِ فقہ واصول میں تغیُّراتِ زمان ومکان سے بعض احکام ومسائل میں تغیُّر وتبدُّل کا



ضابطہ وکُلّیہ پوری صراحت ووضاحت کے مسطور ومذکور ہے۔ اورفُقَہا ومفتیانِ کرام کا اسی کے مطابق ہمیشہ عمل بھی رہا ہے۔

عربی زبان کے قدیم فقہی مَراجع ومآخذ کے ساتھ اردو زبان کی فقہی کتب، مثلاً: فتاویٰ رضویہ وفتاویٰ امجدیہ وفتاویٰ مصطفویہ وغیرہ کا مطالعہ کرکے بھی اِس حقیقت کو اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔

بِحَمْدِہٖ تَعَالٰی جس طرح دینِ اسلام، آخری دین ہے اُسی طرح اس دینِ اسلام کی شریعت بھی آخری شریعت ہے۔ اب قیامت تک نہ کوئی نیا دین آئے گا نہ شریعتِ اسلامی کے سِوا کوئی نئی شریعت ہوگی۔

ہماری اِس شریعتِ مطہّرہ کے جو احکام ومسائل، حلال وحرام سے متعلق ہیں اُنھیں **"فقہِ اسلامی"** کہا جاتا ہے۔ اِس "فقہِ اسلامی" کے اصول وضوابط ہمارے ائمۂ کرام ومجتہدینِ عِظام نے کتاب وسُنَّت کی روشنی میں دوسری تیسری صدی ہجری میں ہی مدوَّن ومرتَّب کردیے ہیں۔ جنھیں "اصولِ فقہ" کہا جاتا ہے۔

"فقہِ اسلامی" کا جُزوِ اَہم واعظم "فقہِ حنفی" ہے جو امام الائمہ، کاشِفُ الغُمّہ، سیدُنا الامام ابوحنیفہ النُّعمان (ولادت ۸۰ھ۔ وصال ۱۵۰ھ) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف منسوب ہے۔ اپنی جامعیت واِفادیت کی وجہ سے یہ فقہِ حنفی، عالَمِ اسلام کے تقریباً جُملہ بلاد وامصار میں معروف ومقبول ہے اور کروڑوں مسلمانانِ عالَم اِسی "فقہِ حنفی" کے مقلِّد اور اسی کی ہدایات وتعلیمات کے پابند ہیں۔

مسلم معاشرہ کے اِنفرادی واجتماعی اُمور ومعاملات سے نظمِ مملکت وحکومت تک کے ہر شعبہ کی کامل رہنمائی میں یہ "فقہِ حنفی" اپنی مثال آپ ہے۔

شرائطِ اجتہاد آج کے فُقہا وعلماے کرام میں اگرچہ موجود نہیں ہیں مگر مجتہدینِ کرام کے وارِث ونائب ہونے کی حیثیت سے موجودہ فُقہا وعُلماے کرام بھی اصولِ مقرَّرہ کی روشنی میں عصرِ حاضر کی رہنمائی کرتے ہوئے حوادث ومسائلِ جدیدہ میں اِستنباط واستخراجِ احکام کا فریضہ بخوبی انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ اور یہ سلسلۂ خیروبرکت، قیامِ قیامت تک اسی طرح باقی اور جاری رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔

**اس کے بعد** عُلماے دیوبند نے اہلِ سُنّت کو ''بریلوی'' کہنا شروع کیا جس سے اُن کی مُراد یہ ہُوا کرتی تھی اور اب بھی وہ اس سے یہی مُراد لیتے ہیں کہ ہم ''سنّی'' اور یہ ''بریلوی'' ہیں۔

سفرِ حج وزیارت کے موقع پر ۳۱/اگست ۱۹۸۶ء کو مکّہ مکرَّمہ میں جانشینِ مفتیِ اعظم ،حضرت مولانا محمد اختر رضا قادری رضوی ازہری کی گرفتاری کا واقعہ بیان کرتے ہوئے مولانا محمد شہاب الدین رضوی بریلوی اپنی کتاب ''حیاتِ تاج الشریعہ'' میں بزبانِ حضرت ازہری میاں، یہ تحریر کرتے ہیں کہ:

..........دس بجے پھر سی آئی ڈی سے گفتگو ہوئی۔اس نے مجھ سے پوچھا کہ:

ہندوستان میں کتنے فرقے ہیں؟

میں نے شیعہ،قادیانی وغیرہ چند فرقے گِنائے۔اور میں نے واضح کیا کہ امام احمد رضا فاضلِ بریلوی نے قادیانیوں کا رَد کیا ہے ۔ اور ان کے رَد میں چھ(۶)رسالے''جَزَاءُ اللّٰہ عَدُوَّہٗ ، قَھرُالدَّیَّان، اَلسُّوءُ وَالْعِقَاب وغیرہ لکھے ہیں۔

ہم پر کچھ لوگ یہ تہمت لگاتے ہیں اور آپ کو بتایا ہے کہ ہم اور قادیانی ایک ہیں۔

یہ غلط ہے۔اور وہی لوگ ہمیں ''بریلوی'' کہتے ہیں۔جس سے وہم ہوتا ہے کہ ''بریلوی'' کسی نئے مذہب کا نام ہے۔ایسا نہیں ہے بلکہ ہم ''اہلِ سُنّت وجماعت'' ہیں۔

سی آئی ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ:

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈالی، بلکہ اُن کا مذہب وہی تھا جو سرکار محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابہ وتابعین اور ہر زمانے کے صالحین کا مذہب ہے۔

اور یہ کہ ہم اپنے آپ کو ''اہلِ سُنّت وجماعت'' کہلوانا ہی پسند کرتے ہیں۔اور ہمیں اِس مقصد سے ''بریلوی'' کہنا کہ ہم کسی نئے مذہب کے پَیرو ہیں، ہم پر بہتان ہے۔''

(ص ۴۲۔''حیاتِ تاج الشریعہ'' مؤلّفہ مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی۔مطبوعہ اسلامک ریسرچ سنٹر۔ ۵۸ کسگران۔سوداگران۔بریلی شریف۔طبعِ دوم صفر المظفر ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء)

''میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ:

''بریلوی'' کوئی مذہب نہیں ہے۔اور اگر کوئی نیا مذہب بنام ''بریلوی'' ہے تو مَیں اس سے



بَری ہوں۔'' (ص ۴۳ وص ۴۴۔حیاتِ تاج الشریعہ،مطبوعہ بریلی)

''اِقرار نامہ میں میرے مطالبہ پر اُس نے یہ اضافہ کیا کہ:

''بریلویت'' کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔اور ہم لوگ اپنے آپ کو ''اہلِ سُنّت وجماعت'' ہی کہلوانا پسند کرتے ہیں۔'' (ص ۴۴۔حیاتِ تاج الشریعہ۔مطبوعہ بریلی)

۱۹۸۵ء میں ''حجاز کانفرس'' لندن، انگلینڈ میں ہوئی تھی جس میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانی وحضرت علاَّمہ ارشد القادری وحضرت مفتی اختر رضا ازہری وحضرت مولانا قمر الزماں اعظمی وحضرت مولانا شاہد رضا نعیمی وغیرھُم شریک تھے۔مختلف تجاویز کے ساتھ اس حجاز کانفرنس میں ایک تجویز یہ بھی پاس ہوئی تھی کہ ''رابطۂ عالَمِ اسلامی،مکّہ مکرَّمہ'' میں ہندوپاک وبرطانیہ کے عُلماے اہلِ سُنّت وجماعت کو بھی نمائندگی دی جائے۔حضرت ازہری میاں فرماتے ہیں:

''سی آئی ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ:

لندن کے اس اجلاس میں جس میں مَیں شریک تھا، بنامِ ''بریلویت'' مسائل پر مباحثہ نہ ہوا۔ بلکہ اتحادِ اسلام اور تنظیم المسلمین پر تقاریر ہوئیں۔اور اس جلسہ کا خرچ وہاں کے سنّی مسلمانوں نے اٹھایا۔اور اس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ:

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے پَیرو اہلِ سُنّت وجماعت کو ''رابطۂ عالَمِ اسلامی'' میں نمائندگی دی جائے۔جس طرح ندویوں وغیرہ کو رابطہ میں نمائندگی، حاصل ہے۔

سی آئی ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ: یہ تجویز باتفاقِ رائے پاس ہوئی تھی۔''

(ص ۴۴۔''حیاتِ تاج الشریعہ'' مؤلّفہ مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی۔مطبوعہ اسلامک ریسرچ سنٹر۔ ۵۸ کسگران۔سوداگران۔بریلی شریف۔طبعِ دوم صفر المظفر ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء)

اِس سے چند ماہ پیشتر،سفرِ پاکستان کے موقع پر جناب ابوزاہد نظامی نے آپ سے ایک اِنٹرویو لیا تھا۔دورانِ گفتگو،محمد صدیق زاہد صاحب نے بھی آپ سے ایک سوال کیا کہ: